روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل یکم جنوری 2013ء 18 صفر 1434 ہجری یکم صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 1

دین کی تجدید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المئۃ حدیث نمبر3740)

رفقاء حضرت مسیح موعود کی رؤیا وکشوف پر مشتمل روایات اور بیعت کرنے کے ایمان افروز واقعات

سچی خوابوں کے ذریعہ رفقاء پر حق آشکار ہوا اور حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان بابرکت فرمائے، شاملین بھرپور استفادہ کریں اور یہ مبارک ایام دعاؤں میں گزاریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 دسمبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی سچائی سے متعلق رفقاء حضرت مسیح موعود کی رؤیا و کشوف پر مشتمل روایات اور بیعت کے واقعات بیان فرمائے۔ ان سچی خوابوں کے ذریعہ رفقاء حضرت مسیح موعود پر حق وصداقت آشکار ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی اور ان کے ایمان وایقان میں بے انتہا ترقی ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ یہ لوگ اطاعت اور اخلاص ووفا میں اعلیٰ نمونہ تھے۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (سن بیعت 1903ء) بیان فرماتے ہیں کہ اس وقت میری عمر 8,7 سال کی تھی، اس وقت چرچا تھا کہ 13 ویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے۔ حضرت والدہ صاحبہ اس مہدی کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آرہا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ وہ مہدی اور مسیح کے آنے کا عام چرچا اور یہ خوابیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہوا چلی تھی کہ بچوں اور بڑوں سبھی کو ایسی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور نازل ہوا اور میرے ایک کان میں داخل ہوا، اور دوسرے کان سے تمام جسم سے ہو کر نکلتا ہے اور آسمان کی طرف جاتا ہے۔ مجھے صبح اٹھتے ہی یہ معلوم ہوا کہ رؤیا کا مطلب یہ ہے کہ آسمانی برکات سے مجھے وافر حصہ ملے گا چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حضرت مہر غلام حسن صاحب (سن بیعت 1898ء) بیان فرماتے ہیں کہ بیعت سے ایک سال قبل خواب میں دیکھا کہ ہندوؤں کی بستی میں ایک بوڑھا شخص قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ دل میں خیال کیا کہ یہ شخص پکا مومن ہے اور بے دھڑک آدمی ہے جو ہندوؤں کی بستی میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ بیعت کے بعد جب حضرت صاحب کا فوٹو دیکھا تو پتہ لگا کہ یہ وہی شخص ہے۔ حضرت شیخ عطاء محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ سات پٹواری بیت مبارک کے دروازے پر بیٹھے ہیں۔ ان سات میں سے صرف مجھ کو حضور نے بلایا ہے۔ تعبیر پوچھنے پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ سات پٹواری احمدی ہوں گے۔ علاوہ ازیں حضور انور نے حضرت محمد فاضل صاحب، حضرت نظام الدین صاحب، حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر، حضرت میاں عبدالرشید صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت چوہدری احمد دین صاحب، حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر اور حضرت حکیم عبدالصمد صاحب کی روایات اور واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ چند واقعات تھے جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی اولادوں کو بھی وفا کے ساتھ جماعت سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کل سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ قادیان شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے اور تمام شاملین اس جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ دعاؤں میں وقت گزاریں اور ان مقدس جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود نے دعائیں کی ہیں، اگر موقع ملے تو وہاں دعائیں کریں۔ جماعت کی ترقی، دشمن سے نجات پانے اور تمام دنیا کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

حضور انور نے آخر پر مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری سراج الدین صاحب آف لاہور، مکرم بابر علی صاحب معلم (واقف زندگی) آف انڈیا اور مکرمہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید لاہور کی وفات پر تمام مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیا سال 2013ء تمام احمدیوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں احمدیت ہمیشہ کی طرح ترقیات کی منازل طے کرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز انفرادی اور اجتماعی کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کو ادارہ الفضل کی طرف سے نیا سال مبارک ہو۔

کل عام وانتم بخیر

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کی قبول احمدیت کے واقعات پر مشتمل نہایت دلچسپ اور ایمان افروز روایات کا تذکرہ

مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور افریقن امریکن احمدی مکرم محسن محمود صاحب آف نیویارک کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 نومبر 2012ء بمطابق 2 نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت بھی میں آپ کو (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی روایات پیش کروں گا جو ان کی بیعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

پہلی روایت حضرت محمد شاہ صاحب کی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے پہلے واقعات میں (اس سے پہلے یہ اپنے کوئی واقعات لکھ چکے ہیں، جہاں سے یہ حوالہ لیا گیا۔ اُس سے آگے چلتا ہے) یہ لکھا تھا کہ سیّد کو دوسرے کی بیعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ سیّد تھے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں یہی سمجھتا تھا کہ سیّد کو دوسرے کی بیعت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک روایت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں اور اسی لئے مَیں نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کو حق پر سمجھتا تھا، بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہتے ہیں، کچھ مدت تک مَیں اسی خیال میں پختہ رہا لیکن جب بھی کسی مجلس میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوتا، اگر توصیفی رنگ میں ہوتا تو دلچسپی سے سنتا اور جس مجلس میں مخالفت ہوتی اس مجلس میں بیٹھنا ناگوار گزرتا۔ اس مجلس میں نہ بیٹھتا، اُٹھ کر چلا جاتا۔ آخر ایک روز کسی کے منہ سے بے پیر اور بے مرشد کا سن کر جو کسی اور سے کہہ رہا تھا، خیال آیا کہ بے پیر اور بے مُرشد تو ایک گالی ہے اور میں خود بے پیر اور بے مرشد ہوں۔ کیا سیّد مستثنیٰ ہیں؟ خود ہی بعض گدی نشینوں کا خیال آ کر کہ بعض بڑے بزرگ گزرے ہیں اور وہ سیّد تھے۔ انہوں نے بھی بعض غیر سیّد بزرگوں کی بیعت کر کے فیض حاصل کیا۔ تو مَیں بھی اپنی جگہ فکر مند رہنے لگا۔ لیکن کم عقلی اور جہالت کی وجہ سے کسی سے دریافت نہ کیا۔ لیکن ایک مقصد دل میں رکھ کر بعض اچھے آدمیوں سے اپنے مقصد کے پورا ہو جانے کے واسطے کوئی وِرد پوچھنے اور کرنے شروع کر دیئے۔ یعنی دعائیں کرنی شروع کر دیں اور مقصد یہی تھا کہ مُرشد کامل اور سیّد مل جاوے (یعنی ایسا پیر ملے جو سیّد ہو) چنانچہ کافی عرصے تک چلّوں اور وِردوں کی دھن لگی رہی اور کرتا رہا۔ قبرستانوں میں، دریاؤں میں، کنوؤں پر اور پہاڑوں پر، بزرگوں کے مزاروں پر، غرضیکہ رات خفیہ جگہوں پر جا جا کر چالیس چالیس دن چلّے کئے کچھ نہ بنا۔ آخر ایک روز مایوس ہو کر لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ اُس نے تسلی دی کہ بیٹا تمہیں جو مُرشد ملے گا وہ سب کا مرشد ہوگا۔ اس کے ہوتے ہوئے سب پیر و مُرشد مات ہو جائیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل کو تسلی ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ مُرشدِ کامل انشاء اللہ مل جائے گا۔ آخر 1905ء میں ایک رات مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو کہ بالکل صاف اور پاکیزہ کیا گیا ہے، جیسے ایک بہت بڑا جلسہ گاہ ہو۔ نہایت صاف اور اس میں ایک سٹیج اونچی اور بادشاہوں کے لائق جس کی تعریف میرے جیسے کم علم سے نہیں ہو سکتی، تیار ہے۔ مجھ کو یہ شخص کہہ رہا ہے کہ یہاں آجکل نبیوں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اجتماع ہے اور .... آج اپنے پیارے بیٹے کو تخت پر بٹھانے آئیں گے۔ تو مَیں خوشی میں اچھلتا ہوں اور نہایت تیزی سے دوڑتا ہوا اس میدان میں سٹیج کے عین قریب سب سے پہلے ہانپتا ہوا اور سانس پھولا ہوا پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میدان کھچا کھچ پاک لوگوں، نورانی شکلوں سے بھر گیا کہ معاً سب کی نظریں اوپر کی طرف کو دیکھنے لگیں۔ مَیں نے بھی اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہوائی جہازوں کی طرح جھولے نہایت نفیس بنے ہوئے ہیں اور ان میں کسی میں فقط ایک مرد، کسی میں ایک مرد اور ایک عورت یا دو عورتیں اور کسی میں فقط عورتیں یا فقط مرد آسمان سے نہایت آرام سے آ جاتے ہیں۔ .... اس وقت مجھے سیّد کی حقیقت معلوم ہوئی اور حضرت صاحب کو دیکھا کہ وہی لدھیانہ کے سٹیشن والے ہی مرزا صاحب تھے۔ کہتے ہیں جب یہ پتہ لگ گیا کہ سیّد کا اصل مقام کیا ہے تو اگلے دن صبح اُٹھتے ہی بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر آگے لکھتے ہیں ہزاروں ہزار برکتیں نازل ہوں مسیح موعود پر اور ان کی اولاد پر۔"

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 6 صفحہ 17 تا 20)

حضرت محمد علی صاحب ولد گامے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے 1903ء یا 1904ء میں جو بڑی پلیگ پڑی تھی اُس کے بعد گرمیوں کا موسم تھا اُس میں بیعت کی۔ پہلے والد صاحب نے بیعت کی تھی جو موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے جالی گاڑ رکھی ہے۔ (یعنی کہ ایک جالی لگائی ہوئی ہے) شکار کے لئے جو جال لگاتے ہیں۔ جس میں تین فاختائیں پھنس گئی ہیں۔ مولوی بوٹے خان صاحب سکنہ شکار نے اُن کی اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ آپ کے تینوں لڑکے احمدی ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم تینوں بھائی بعد میں پھر احمدی ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 1 صفحہ 190)

حضرت مولوی علی شیر صاحب زیرہ بیان کرتے ہیں کہ بیعت 1906ء میں کی تھی۔ موجب یہ ہوا کہ میں مولوی محمد علی صاحب برادر مولوی جلال الدین صاحب (مربی) یوپی سے قرآن کریم پڑھا کرتا تھا۔ آپ کو مولوی جلال الدین صاحب کے ذریعے تحریک ہوئی اور انہوں نے بیعت کر لی۔ پھر مولوی علی محمد صاحب نے ہمیں (دعوت الی اللہ) کرنا شروع کی۔ مَیں نے استخارہ شروع کیا اور چالیس روز تک یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ کا وِرد جاری رکھا۔ مجھے بتایا گیا کہ مدعی سچا ہے۔ کہتے ہیں، مختلف مدعی تھے پتہ نہ چلا کہ کس کے حق میں ہے۔ تو دوسری رات پھر کہا گیا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ پھر کہتے ہیں تیسری رات کہا گیا کہ قادیان میں جس شخص نے دعویٰ کیا ہے، وہ سچا ہے۔ اس پر میں نے بیعت کر لی اور پھر خلافت ثانیہ پر بھی بشارت پر مَیں نے بیعت کی تھی۔ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے وقت جو ایک فتنہ اُٹھا تھا اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوئی تو انہوں نے بیعت کی)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 1 صفحہ 219)

حضرت شیخ محمد حیات صاحب موگا بیان کرتے ہیں کہ 1903ء میں حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مولوی نور محمد صاحب آف مانگٹ نے (دعوت الی اللہ) کی تھی۔ شیخ صاحب کا بیان

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے صحن میں لیٹا ہوا ہوں۔ایک چاند کی سی شکل میرے سامنے سے گزری اور مجھے ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ یہ قادیانی احمد ہیں۔مگر خواب میں ہی میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔اور اسی حالت میں میں جاگ اُٹھا اور مولوی نور محمد صاحب سے خواب کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ خواب کے علاوہ جو خیال آیا وہ شیطانی ہے۔اس پر مَیں نے بیعت کرلی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد1 صفحہ 220)

حضرت عبدالرحیم بوٹ میکر و جلد ساز ولد میاں قادر بخش صاحب بیان فرماتے ہیں کہ 1906ء میں مجھے قادیان آنے کا شوق پیدا ہوا۔ ہمارے خاندان میں صرف میرے ماموں صاحب محمد اسماعیل صاحب جلد ساز (والد محمد عبداللہ صاحب جلد ساز) اور اُن کے لڑکے بھائی محمد عبداللہ صاحب جلد ساز بھی احمدی تھے۔اُن سے زیادہ مخلص میری مامی صاحبہ تھیں، یعنی والدہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب۔اُن کے ذریعے ہمارے ماموں صاحب اور بھائی محمد عبداللہ صاحب قادیان آئے، احمدی ہوئے۔میں ماموں صاحب کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا۔اُن کی باتیں سنا کرتا تھا۔مثال دیا کرتے تھے کہ دیکھو تم بھی مجھے عبداللہ جیسے ہو۔(یعنی اُسی طرح پیارے ہو۔) لو بات سنو۔بات یہ کہتے کہ لوگ حضرت مرزا صاحب کو برا کہتے ہیں مگر پھر بھی جماعت ترقی کرتی ہے۔مثال کے طور پر یاد رکھنا کہ کھیت میں جس قدر گندگی اور رُوڑی ڈالی جاوے اُسی قدر زیادہ اچھی فصل سرسبز ہوتی ہے۔یہ لوگ جتنا گند بکتے ہیں، اُسی قدر زیادہ جماعت ترقی کرتی جاتی ہے۔سو خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے برے لوگوں کی صحبت میں رہ کر حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہوئے۔ماموں صاحب اور مامی صاحبہ سے میری خاص محبت تھی۔مجھے فرمایا کرتے تھے کہ تجھے قادیان ضرور لے کر جانا ہے۔مجھے شوق تھا۔ایک دن فرمایا کہ ایک طرف کا کرایہ میں دوں گا، ایک طرف کا تم خرچ کرنا۔(اُس بچے کو شوق دلایا کہ جانا تو ہے لیکن کم از کم خرچ تم نے اپنا کرنا ہے) کہتے ہیں کہ مجھے ہر جمعہ کے دن آٹھویں روز ایک پیسہ ملا کرتا تھا۔(جیب خرچ کے طور پر ایک پیسہ ملا کرتا تھا۔اُس زمانے میں پیسے کی بھی بڑی ویلیو تھی) کہتے ہیں مَیں وہ ایک آنہ ماہوار جمع کرتا۔(آنے میں چار پیسے ہوا کرتے تھے۔) مجھے یاد نہیں کتنے آنے میرے پاس تھے۔بہرحال جتنے بھی تھے میں نے اپنے ماموں کو دے دیئے اور باقی سب کرایہ ماموں صاحب نے خرچ کیا۔(اب یہ بھی اُس بچے کو احساس دلانے کے لئے کہ مسیح موعود کو ملنے جانا ہے تو کچھ نہ کچھ تمہیں قربانی کرنی چاہئے اور اُس کی عادت اس طرح ڈالی۔یہ معمولی سی رقم ہوگی، اصل رقم تو اُن کے ماموں نے ہی خرچ کی ہوگی) کہتے ہیں بہرحال 1907ء میں قادیان میں محمد عبداللہ صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ بنام فاطمہ جو میری بھی دودھ کی ہمشیرہ تھیں، اُس کو چھوڑنے کے لئے قادیان آیا۔یہاں آ کر حقیقی (مومن) ہوا اور جماعت میں داخل ہوا۔اللہ کریم کا شکر ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد6 صفحہ 168-167)

عبدالستار صاحب ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ ہمیں نہیں آتا، زندہ کا آتا ہے۔(یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ تو ہمیں پتہ نہیں۔یہ احمدی نہیں ہوئے تھے، والد احمدی ہو گئے تھے۔مسیح زندہ ہے یہ مسئلہ تو ہمیں پتہ ہے، اُس کی وفات ہمیں سمجھ نہیں آتی کس طرح ہوگئی) یہ ہمیں سمجھا دیں تو میرے والد صاحب نے اپنا ایک خواب بیعت سے آٹھ دس ماہ کے بعد یہ سنایا کہ .... مکمل شہادت کو دیکھ کر یقین کامل ہو گیا کہ آپ یعنی مسیح موعود اپنے دعویٰ میں راستباز ہیں، سچے ہیں۔ہمیں حیات و ممات کے مسئلے کی ضرورت نہیں ہے۔(باپ نے تو کہا کہ مجھے ایک خواب آ گئی۔بڑی واضح خواب تھی اس لئے مجھے اس کا نہیں پتہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہیں یا زندہ ہیں، اس کی ضرورت نہیں۔میرے لئے یہی نظارہ کافی ہے اور مَیں نے اس لئے بیعت کر لی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد6 صفحہ 178)

حضرت چوہدری نظام الدین صاحب ولد میاں نبی بخش صاحب فرماتے ہیں کہ تیسرا واقعہ طاعون کی پیشگوئی کے موقع پر موضع شکار ماچھیاں سے مولوی رولد و صاحب کی بیوی اور پانچ چھ اور عورتیں طاعون سے مرعوب ہو کر کمال سردی اور بارش کے موقع پر بیعت کی غرض کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔(جب طاعون ہو رہا تھا تو شکار ماچھیاں سے پانچ چھ عورتیں باوجود اس کے کہ سردی بہت تھی اور بارش ہو رہی تھی، طاعون کے خوف سے آئیں۔انہوں نے کہا کہ بیعت کر کے ہی جان بچائی جا سکتی ہے۔تو وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بارش میں بھیگتی ہوئی حاضر ہوئیں) حضرت صاحب نے اُن کی حالتِ تکلیف سفر اور سردی وغیرہ دیکھ کر نہایت شفقت اور مہربانی سے عذرات مناسب فرمائے اور بھیگے کپڑے اتروا کر نئے کپڑے پہنوا دیئے، یعنی اُن کے کپڑوں کا انتظام کر دیا اور سردی دور کرنے کے لئے آگ سلگوا دی۔جب آسودہ حال ہوئیں تو عرض کی حضور خاکساروں کی بیعت قبول فرمائی جائے۔حضور نے مہربانی اور عنایت سے عرض منظور فرما کر بیعت کے زمرہ میں داخل فرما لیا۔مولوی صاحب مذکور کی بیوی نے پیغام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی "السلام علیکم" پیش کیا۔(مولوی صاحب کی جو بیوی تھی اُن میں سے کچھ پڑھی لکھی تھیں۔انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بیعت کرنے کے بعد حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد آتا ہے کہ میرے مسیح کو پیغام پہنچاؤ، وہ پیش کیا) تو حضور بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ پیغام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آج تک کسی نے نہیں ادا کیا۔لوگ آتے ہیں، بیعت کرتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔پھر بایعانِ مذکورہ نے عرض کی کہ حضور کا پس خوردہ بوجہ تبرک ہمیں ملنا چاہئے جو تبرک ملا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد6 صفحہ 233-232)

چوہدری حاجی ایاز خان صاحب جو ہنگری وغیرہ کے (مربی) بھی رہے ہیں۔وہ اپنے والد صاحب حضرت چوہدری کرم دین صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں۔انہوں نے اُن کو جو بتایا، بیٹے نے اُس کی آگے روایت کی ہے۔حضرت چوہدری کرم دین صاحب کے الفاظ یہ ہیں کہ جب حضرت صاحب کے جہلم آنے کے متعلق افواہ تھی اُس وقت تمہاری والدہ حسین بی بی کو خواب میں اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ یہ شخص جو جہلم آنے والا ہے اور لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں، وہ سچا ہے۔چنانچہ صبح کو تمہاری والدہ نے مجھے کہا کہ یہ بڑی خوش قسمتی ہوگی اگر تم اس پاک مرد یعنی حضرت مسیح موعود کی زیارت کرو اور بیعت کرو۔چنانچہ جس دن حضرت صاحب جہلم پہنچے، اُس دن کھاریاں اور دوسرے سٹیشنوں پر اس قدر ہجوم ایک دن پہلے سے جمع ہو رہا تھا کہ حضور کو دیکھنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔اس لئے مقدمے کی تاریخ کے دن، (یہ حاجی ایاز خان صاحب کے والد ان کو کہہ رہے تھے کہ مقدمے کی تاریخ کے دن) تمہاری والدہ نے سحری کے وقت مجھے تازہ روٹی پکا کر دی اور میں کھا کر پیدل جہلم چلا گیا اور کچہری کے احاطے میں مشکل سے پہنچا کیونکہ لوگ کئی کئی حیلے کر کے حضرت صاحب کی شکل مبارک دیکھنے کے لئے ترس رہے تھے۔ڈپٹی صاحب کی کوٹھی کے پرے بہت خوبصورت داڑھیوں والے مولوی لوگ وعظ کرتے تھے اور کہہ رہے تھے، (یعنی کچھ احمدی لوگ تھے پنجابی میں کہہ رہے تھے کہ) "او خلقتے خدا دی اے، اوہ سچا مہدی، اوہ سچا مسیح، اوہ بڑیاں اُڈیکاں والا مسیح، اوہ آ گیا اے، من لوتے ویلا جے" یعنی اے مخلوق خدا! وہ سچا مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کی مدتوں سے انتظار تھی، وہ آ گیا ہے۔اب وقت ہے اُس پر ایمان لے آؤ۔

ہمارے کھاریاں کے احمدی کچھ دن پہلے جہلم چلے گئے ہوئے تھے کیونکہ وہاں لنگر اور پہرے کا انتظام کرنا تھا۔حضرت صاحب جب ڈپٹی کی کچہری میں داخل ہوئے تو ایک دو منٹ بعد ہی کمرے سے باہر آ گئے اور دھوم مچ گئی کہ آپ بَری ہو گئے ہیں اور بگھی میں بیٹھ کر سٹیشن کی طرف چلے گئے۔مَیں حیران تھا کہ حضور تک کس طرح رسائی ہو اور بیعت کس طرح کروں۔چنانچہ معلوم نہیں حضور شہر کی جانب سے ہو کر سٹیشن گئے یا دوسرے راستے کی سڑک سے، لیکن میں دوڑ کر سیدھا سٹیشن پہنچا۔حضور گاڑی میں بیٹھ گئے اور پولیس نے سب آدمیوں کو سٹیشن کے باہر کر دیا۔جنگلے کے پار جدھر دیکھو، جہاں تک نظر جاتی تھی، آدم ہی آدم نظر آتا تھا۔جب پولیس نے ہمیں پلیٹ فارم سے باہر نکالنا چاہا تو میری نظر ایک کانٹے والے یعنی ریلوے پوائنٹس مَین پر جا پڑی۔ریلوے کا ملازم تھا، اُس کا نام عبداللہ تھا اور وہ موضع بوڑے جنگل میں رہنے والا تھا اور کبڈی اور کشتی لڑنے میں مشہور تھا۔میرا واقف تھا۔اُس کو مَیں نے کہا کہ کوئی صورت کرو کہ اب پولیس مجھے باہر نہ نکالے۔میں نے

قریب ہو کر مرزا صاحب کی زیارت کرنی ہے۔ چنانچہ عبداللہ کانٹے والے نے میرے ہاتھ میں ایک ریلوے جھنڈی دے دی۔ ایک اُس کے ہاتھ میں تھی اور ایک دوسری میرے ہاتھ میں اور ہم دونوں اس طرح ٹہلنے لگے جیسے کہ مَیں بھی ریلوے ملازم ہوں۔ اب صرف چند آدمی تھے اور باقی مخلوق جنگلے کے باہر۔ مَیں نے جھنڈی وہیں پھینکی اور جس ڈبے میں حضرت صاحب تھے اُس کی طرف بڑھا۔ حضرت صاحب نے جیب سے گھڑی نکالی اور فرمایا، ابھی تو دس منٹ باقی ہیں۔ آواز دو جس نے بیعت کرنی ہے کرلو۔ بیعت کا لفظ حضور کے منہ میں تھا کہ کھڑکی کے سامنے پائیدان پر موجود اور آگے بڑھا۔ ایک مولوی صاحب نے باہر نکل کر بیعت کے لئے لوگوں کو آواز دی اور ابھی آواز کے لئے باہر نکلے تھے کہ میں نے ذرا اور آگے سر جھکایا تو حضرت صاحب نے میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا۔ بیعت کرنی ہے؟ مَیں نے عرض کی۔ جی ہاں۔ جی صاحب میرے۔ چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے لیا اور کلمہ شہادت پڑھایا اور کئی باتیں جیسے شرک نہیں کروں گا اور سچ بولوں گا وغیرہ جواب مجھ کو یاد نہیں .... مگر جب حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اُدھر سے ایک مولوی صاحب کی آواز بیعت کے لئے نکلی تو جو لوگ سٹیشن کے برآمدے میں تھے یا جنگلے کے باہر، وہ سب ٹوٹ پڑے اور جنگلہ پھلانگ کے ایک آن میں پلیٹ فارم پُر کردیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بازو پر ہاتھ رکھ لو۔ (یعنی ان کا ہاتھ تو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ باقی جو بیعت کرنے والے ہیں اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ لیں) مگر یہ تو پہلے چار پانچ آدمیوں نے ہی میری کہنی اور بازو پر ہاتھ رکھے تھے اور اب تو ہجوم تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لو اور جو اس کے پیچھے ہیں وہ اس طرح ایک دوسرے کے کندھوں اور بازوؤں پر۔ پس میرا ہاتھ حضرت صاحب کے ہاتھ میں تھا اور باقی نامعلوم کہاں تک پیچھے کو کندھوں پر ہاتھ رکھنے کا سلسلہ تھا۔ حضرت صاحب نے میرا ہاتھ خوب مضبوط پکڑا ہوا تھا اور آنکھیں قریباً بند تھیں۔ حضور کی پگڑی برف کی طرح سفید تھی اور پگڑی کے نیچے کلاہ نہیں تھا بلکہ رومی ٹوپی کی طرح کچھ تھا اور پُھندنا بھی سیاہ رنگ کا پگڑی سے اوپر کو نکل کر لٹک رہا تھا جو بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ جب بیعت لے چکے تو حضور نے گھڑی نکال کر دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک منٹ باقی ہے۔ دوستوں کو گاڑی سے علیحدہ کرنا چاہئے۔ کوئی حادثہ نہ ہو۔ (یہ حضرت اقدس کے اصل الفاظ نہیں مگر مفہوم یہی تھا۔) چنانچہ لوگ تھوڑے سے گاڑی سے ہٹ گئے لیکن میں نے دروازے کا ڈنڈا پکڑے رکھا اور گاڑی نہایت آہستہ سے حرکت میں آئی اور مَیں نے حسرت بھری نگاہوں سے حضور کو دیکھا تو حضور نے ذرا آگے جھک کر میری پشت پر تھپکی دی اور فرمایا: اچھا خدا نگہبان۔ چنانچہ حضور کے اتنا فرمانے پر میں پائیدان سے نیچے اتر آیا۔ اور بس کیا سناؤں۔ عجب ہی رنگ اور عجب ہی سماں تھا۔ اس قدر مخلوق قیامت کو ہی نظر آئے تو آئے ورنہ کیا درخت اور کیا زمین، مخلوق سے لدے ہوئے تھے۔ فقط۔ بیعت کے وقت والد صاحب کی عمر 52 سال تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 2 صفحہ 83-80)

حضرت مولا داد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1880ء سے پہلے کا واقعہ ہے جب میری عمر دس گیارہ سال کی ہوگی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا گروہ آدمیوں کا کمر بستہ ہے اور ایک شخص اُن کے آگے آگے ہے وہ بھی کمر بستہ جا رہا ہے۔ سر سے اور گلے سے سب برہنہ معلوم ہوتے ہیں۔ کمروں میں پٹکے بندھے ہوئے ہیں۔ سب سے اگلا جو ہے وہ پیشرو معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ''ہفت زمین ہفت آسمان از خویش پیدا می کنم'' اور پیچھے والے سب یک زبان ہوتے ہیں ''از خویش پیدا می کنم، از خویش پیدا می کنم'' اسی طرح کہتے جاتے ہیں اور جھومتے جاتے ہیں۔ ایک پختہ چار دیواری میں جا داخل ہوتے ہیں۔ یعنی سات زمین اور سات آسمان مَیں ہی پیدا کرنے والا ہوں، مَیں نے خود ہی پیدا کیا ہے یا پیدا کروں گا۔ بہرحال یہ بھی نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ بہرحال ان کو خواب میں یہ دکھایا گیا۔

پھر اگلی روایت کرتے ہیں کہ 1906ء کو میرے بڑے بھائی عبدالحکیم تپ سے بیمار تھے۔ (بخار سے بیمار ہو گئے۔) اُن کا علاج ایک طبیب مولوی جو سلسلے کا سخت مخالف تھا، کر رہا تھا اور اُس کا بڑا بھائی شمس الدین احمدی تھا۔ وہ گاؤں موضع دودہ علاقہ سکر شکر میں ہے۔ اس طبیب مولوی نے حضرت اقدس کی شان میں نا ملائم الفاظ استعمال کئے۔ (یعنی اچھے الفاظ استعمال نہ کئے) مَیں تو موجود نہ تھا۔ لیکن بھائی جو بیمار تھا انہوں نے اپنے حکیم کو روکا۔ کہتے ہیں جب مَیں باہر سے آیا تو وہ مولوی چلا گیا تھا۔ بھائی صاحب نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا کہ مَیں اس طبیب سے علاج نہیں کراتا۔ اس نے حضرت صاحب کی شان میں گستاخی کی ہے۔ غرض وہ مولوی راستہ میں ہی طاعون کا شکار ہو گیا۔ پھر میں بھائی صاحب کو اپنے ساتھ بہاولنگر لے گیا وہاں دو اسسٹنٹ سرجن علاج کرتے رہے مگر آخر انہوں نے جواب دے دیا کہ اب یہ بچ نہیں سکتے۔ علاج ترک کر دو اور پیسہ خراب نہ کرو۔ (شدت سے طاعون پھیلا ہوا تھا، وہ مولوی جو بدزبانی کر رہا تھا، وہ تو رستے میں طاعون کا شکار ہو کے ختم ہو گیا لیکن بھائی جو ان کا علاج کروا رہے تھے، اُن کی بیماری جو ہے وہ بڑھتی چلی گئی۔ بہاولپور جب لے کر گئے ہیں وہاں بھی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا)۔ کہتے ہیں تب مَیں نے ایک سال کے بعد حضرت اقدس کے حضور خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا کہ ''فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔'' اس خط کے دوسرے دن مَیں نے دیکھا کہ بھائی کا بخار جاتا رہا۔ مَیں نے کہا اب آپ کو بخار نہیں ہے۔ مَیں نے اُٹھا کر بٹھایا اور خود سہارا لے کر بیٹھ گیا تو بھائی صاحب نے کہا کہ میرا سینہ جو جلتا تھا اب سرد ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے حضرت اقدس کے حضور لکھا تھا۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا ہے کہ ہم دعا کریں گے۔ خدا تعالیٰ شفا دے گا۔ تب سن کر پنجابی میں کہنے لگا کہ ''او ہو ہن مَیں نئیں مردا۔ مسیح نے مردہ زندہ کیتا اے''۔ اس کے بعد وہ احمدی ہو گئے۔ یعنی بیعت کر لی اور پھر پوری صحت ہو گئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 2 صفحہ 85-84) اس سے پہلے احمدی نہیں تھے لیکن حضرت مسیح موعود کے خلاف بات سننا پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضور (بیت) میں تشریف لائے اور میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میں نے حضور کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو میں نے ایام طالب علمی یعنی ستمبر 1882ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اُس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 5 صفحہ 42)

حضرت مولوی امام الدین صاحب فیض ولد مولانا بدرالدین صاحب فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی پوری ہدایت رؤیائے صادقہ سے ہوئی جو استخارہ مسنونہ کئی بار کرنے کے بعد مجھے آئی۔ جب میں پہلی دفعہ بٹالہ والے پیر صاحب کی اجازت لے کر صرف قادیان دیکھنے کے واسطے آیا تو حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے وقت پوچھا کہ وحی تو خاصہ انبیاء کا ہے۔ آپ یہ دعویٰ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا کہ وحی تو شہد کی مکھی کو بھی ہوتا ہے اور سید عبدالقادر اور حضرت مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی نے بھی فرمایا ہے کہ وحی و الہام مکاشفات الٰہیہ اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ مَیں بحث کرنے نہیں آیا۔ مجھے تو صوفیائے کرام کی طرح سچی خواب یا الہام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے آپ کی صداقت کا یقین آئے گا۔ (یعنی بحث تو مَیں نے نہیں کرنی۔ کوئی سچی خواب آئے یا الہام ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو مجھے یقین آئے گا۔ اس لئے آیا ہوں۔ یہ آپ مجھے کر کے دکھائیں)۔ آپ نے فرمایا کہ آپ استخارہ کریں۔ مَیں نے کہا کون سا استخارہ؟ فرمایا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری صداقت اللہ تعالیٰ سے پوچھو۔ عرض کی کہ کس طرح؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ استخارہ کر کے۔ یہ دو باتیں تھیں جن سے مجھے یقین ہوا کہ یہ شخص مکّار نہیں ہے۔ خیر چار ماہ بعد استخارہ مسنونہ (چار ماہ یہ استخارہ کیا اور اس مسنونہ استخارہ کے بعد کہتے ہیں میں نے) یہ رؤیا دیکھا کہ میں ایک (بیت) میں آیا ہوں جو (بیت) مبارک کی طرح ہے۔ حضرت صاحب صبح کی نماز پڑھ کر دالان میں نہایت مبارک نورانی صورت سے آ کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ کے دعویٰ کی صداقت کا طالب ہوں۔ (یعنی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس طرح آپ کا دعویٰ سچا ہے؟) کہتے ہیں کہ آپ کی طرف سے یہ بڑی اونچی آواز آئی۔ ''جس آونا سی او تے آ گیا'' پنجابی میں۔ کہتے ہیں یہ

آواز میرے دل کے اندر داخل ہوگئی اور یقین کامل ہوگیا کہ جس نے آنا تھا، یعنی مسیح موعود، مہدی موعود یہی حضرت مرزا صاحب ہی ہیں۔ اثناء استخارہ (یعنی استخارہ کے دوران) مَیں نے بہت دعائیں عجز و نیاز سے کیں۔ ایسے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ! اگر مجھے صاف پتہ نہ لگا تو قیامت کے دن اگر مجھ سے باز پرس ہوئی تو یہی کہوں گا کہ مَیں نے دنیا میں نہایت عجز سے دعا کی تھی کہ عیسیٰ مہدی یہی ہے تو یا اللہ! مجھے بتا دیا جائے۔ آپ نے کیوں نہ بتایا؟ پھر میں نے خط و کتابت حضرت صاحب سے شروع کر دی۔ جواب میں اکثر نماز بحضور دل پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ (یعنی بڑے خشوع و خضوع سے نماز پڑھا کرو۔ اکثر حضرت مسیح موعود یہی تاکید فرماتے تھے۔) اور کوئی اعتراض جو مخالفین کرتے تھے اُس کا جواب مولوی عبدالکریم صاحب کے قلم سے ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ مَیں نے عرض کی کہ مَیں نے بیعت تو پہلے حضرت خواجہ شمس الدین سیال شریف مرحوم والے کی چشتیہ طریق پر کی ہوئی ہے۔ اور پھر میرے پیر صحبت اُن کے مرید مجاز خلیفہ سید حیدر شاہ صاحب مرحوم اور طریقہ قادریہ میں پیر ظہور حسین صاحب مرحوم بٹالہ ہیں۔ کیا اب بیعت کی کوئی ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اَور بیعت ہے۔ ضروری یہی بیعت ہے جواَب کرو گے۔ اس پر مَیں نے بیعت حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کی۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 6 صفحہ 27-25)

یہ تھیں چند روایات جو مَیں نے بیان کیں۔

اس وقت مَیں چند مرحومین کا بھی ذکر کروں گا۔ جن میں سے ایک مکرم محترم فضل الرحمٰن خان صاحب ہیں جو امیر ضلع راولپنڈی تھے۔ ان کی 29/ اکتوبر 2012ء کو مختصر علالت کے بعد تراسی (83) سال کی عمر میں وفات ہوگئی ہے۔ یہ ان دنوں میں یہیں تھے۔ جلسے پر آئے تھے۔ اُس کے بعد پھر ان کو میں نے کہا کچھ دیر رُک جائیں۔ بیماری تو ان کی کافی لمبا عرصہ سے چل رہی تھی لیکن ماشاء اللہ ذہن بالکل اَلرٹ (Alert) تھا اور بڑی ہمت سے انہوں نے امارت کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں۔ یہ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ لیکن مکرم فضل الرحمٰن صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے پارہ چنار سے حاصل کی۔ مڈل اور میٹرک کے امتحانات بھی اعزاز کے ساتھ پاس کئے۔ پھر 1948ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں داخلہ لیا۔ 51-50ء میں ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں داخلہ لیا اور 54-1953ء میں بی ایس سی مکینیکل انجینئرنگ اور سول انجینئرنگ کے امتحان پاس کئے۔ مختلف سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں یہ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ انجینئرنگ کالج میں تحصیل علم کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غیر احمدی سٹوڈنٹس کے ساتھ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک میٹنگ ارینج (Arrange) کی اور جب آ کے اطلاع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مَیں تو بڑا مصروف ہوں لیکن انہوں نے بتایا کہ ہم تو اطلاع کر چکے ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کہا: ٹھیک ہے مَیں لاہور آؤں گا اور ان کو کہا کہ انتظام کرو اور انہوں نے انتظام کیا۔ امیر جماعت لاہور کو بعد میں پتہ لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

بہرحال یہ اُس زمانے سے جماعت کے کاموں میں انوالو (Involve) تھے۔ ملازمت کے سلسلے میں حیدر آباد رہے۔ وہاں کے قیام کے دوران اور خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں خدام الاحمدیہ میں انہوں نے قائد علاقہ خدام الاحمدیہ، پھر قاضی ضلع حیدر آباد کے طور پر بھی خدمت کی۔ اس کے علاوہ صدر حلقہ بھی رہے۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد، نائب امیر ضلع اور 1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو بطور امیر شہر اور ضلع راولپنڈی مقرر فرمایا۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عشق تھا۔ ہر محفل میں آپ کی گفتگو کا محور جماعتی واقعات، (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی زندگی کے واقعات اور خلفائے احمدیت ہوتے تھے۔ ہمیشہ خلافت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے مضبوط تعلق کی تاکید اپنی اولاد کو کرتے رہے۔ انتہائی دعا گو انسان تھے۔ بچے کہتے ہیں کہ روزانہ صبح گھر سے نکلنے سے پہلے سب کو بٹھا کر دعا کروایا کرتے تھے اور انہوں نے شروع سے ہی یہ طریق رکھا ہوا تھا۔ پچھلے چند دنوں میں جب یہ ہسپتال میں رہے ہیں تو وہاں بھی غنودگی کی حالت سے جب باہر آتے تھے تو پھر بچوں کو یہی کہتے تھے کہ اب ہاتھ اُٹھا کے دعا کر لو۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ بیٹے سارے ملک سے باہر ہی ہیں اور بیٹیاں بھی باہر ہیں۔ ان کی بڑی ہمشیرہ وفات پا گئی تھیں تو ان کے بچے چھوٹے تھے۔ ان کی پرورش انہوں نے کی۔ بلکہ ان کی بچیوں میں سے ایک بچی کو دو دفعہ بڑا صدمہ ہوا تو اس کا بڑا خیال رکھا۔ ان کی جو بھانجی تھی اس کی شادی انہوں نے نوابشاہ یا سانگھڑ میں کی۔ وہاں ان کی بھانجی کے جو خاوند تھے اُن کو شہید کر دیا گیا۔ پھر دوسری شادی اُن کے بھائی پیر حبیب صاحب کے ساتھ کی تو اُن کو بھی کچھ عرصے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ اس طرح ان کی بھانجی کو دو دفعہ بیوگی کو دیکھنا پڑا اور دونوں دفعہ شہداء کی بیوہ بنی ہیں۔

ان کے متعلق قائمقام امیر راولپنڈی مبارک احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کا ہر رکن خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا، مرد ہے یا عورت، آپ کی شفقت بے پایاں سے ذاتی طور پر فیضیاب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ انہی خداداد صلاحیتوں کا نتیجہ تھا کہ آپ کے دورِ امارت میں جو نومبر 1998ء سے شروع ہوا، جماعت راولپنڈی نے اموال و نفوس کے لحاظ سے ہر شعبے میں نمایاں ترقی کی اور راولپنڈی کا شمار ملک کی جو اچھی جماعتیں ہیں، اُن میں ہونے لگا۔ مجموعی طور پر آپ کی جماعتی خدمات کا عرصہ نصف صدی یا پچاس سال کے عرصے میں پھیلا ہوا ہے جو خلافت ثانیہ سے شروع ہوتا ہے۔ متعدد مرکزی کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ آپ کے دورِ امارت میں تاریخ احمدیت راولپنڈی کی تدوین اور اشاعت کا کام ہوا۔ اس کے لئے آپ کو بڑھاپے اور مختلف عوارض کے باوجود کئی روز مسلسل گھنٹوں بیٹھنا پڑا اور اس تاریخی دستاویز کو ایک ایک کر کے لفظ بہ لفظ پڑھا، سنا اور پھر اس کے منظوری دی۔ اسی طرح صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایک دیدہ زیب اور منفرد خلافت جوبلی سووینئر شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس کا تمام تر سہرا بھی آپ کے سر ہے کیونکہ آپ نے اس اہم کام میں ذاتی دلچسپی لی اور مضمون نگار حضرات کو اور خواتین کو ذاتی طور پر فون کر کے مضامین لکھوائے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا 1998ء میں خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو جماعت راولپنڈی کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس سے قبل آپ کو تقریباً ساڑھے چار سال تک نائب امیر کے طور پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ امارت کی یہ تبدیلی بھی بوجوہ ہوئی تھی تو اُس وقت مَیں ناظر اعلیٰ ہوتا تھا اور اُس زمانے میں یہ میرے علم میں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ انہوں نے قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے کام کیا ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صدر خدام الاحمدیہ ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے لکھا کہ امیر ضلع کے لئے، امیر پنڈی شہر کے لئے کوئی نام تجویز کرو۔ زیادہ نام تو اس وقت میرے سامنے نہیں تھے تو مَیں نے انہی کا ایک نام بھیجا تھا جس کو فوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منظور فرمایا اور فرمایا کہ ہاں ان کو میں جانتا ہوں، یہ انتظامی لحاظ سے بھی بڑے اچھے کام کرنے والے ہیں اور ویسے بھی اخلاص و وفا کے لحاظ سے بڑے اچھے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ کام سنبھالیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پھر خوب کام سنبھالا۔ زندگی کے آخری دن تک مفوضہ ذمہ داریوں کو انتہائی احسن رنگ میں نبھایا ہے اور خلافت کے فدائی اور جان نثار وجود تھے اور اشاروں پر چلنا جانتے تھے۔ اس کو ایک سعادت سمجھتے تھے اور صرف جماعتی کاموں میں نہیں بلکہ میں نے ذاتی معاملات میں بھی دیکھا ہے۔ جلسے پر جب یہاں آئے ہیں تو مَیں نے ان کو کہا کہ کچھ عرصہ یہاں رہ جائیں لیکن ان کی اہلیہ کے چہرے کے تأثرات سے مجھے لگا کہ یہ یہاں رہنا نہیں چاہتیں لیکن انہوں نے بڑی بشاشت سے کہا کہ جب تک آپ کہیں انشاء اللہ ہم رہیں گے اور شاید یہیں ان کی وفات ہونی تھی اور جنازہ پڑھانا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا۔ ابھی ان کا جنازہ بھی انشاء اللہ میں پڑھاؤں گا۔

ڈاکٹر نوری صاحب سے ان کا بڑا تعلق تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان کا میرے ساتھ تعلق مختلف حیثیتوں سے تھا۔ قریبی دوست بھی تھے اور ڈاکٹر کی حیثیت سے ان کے ڈاکٹر بھی تھے اور ڈاکٹر صاحب نے ان کے نائب امیر کے طور پر بھی ان کے ساتھ کام کیا۔ کہتے ہیں ہر لحاظ سے میں نے ان کو دیکھا ہے۔ یہ فضل الرحمٰن صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ سے بہت ڈرنے

والے، ہر قسم کے حالات میں ہمیشہ اُسی پر توکل رکھنے والے، خلافت سے آپ کا کامل وفا، پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔ جب بھی خلیفہ وقت کا ذکر ہوتا تو آپ کی آواز بھرّ اجاتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف جماعت کی خدمت تھا۔ ان کو بہت سی بیماریاں لاحق تھیں اور ویل چیئر استعمال کرتے تھے لیکن اس کے باوجود دینی خدمات کے لئے بہت محنت کیا کرتے تھے۔ آخری دو تین سال تو ویل چیئر پر تھے۔ کبھی شکوہ نہ کرتے تھے اور کبھی ماتھے پر بل نہ لاتے تھے۔ غریبوں، ضرورتمندوں، یتیموں، بیواؤں اور مستحق طلباء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ عزیز رشتہ داروں، مختلف پریشان حال اور مالی بحران سے متاثرہ خاندانوں کی مدد اور رہنمائی کیا کرتے تھے۔

قائد خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی لکھتے ہیں کہ محترم امیر صاحب ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی ملنسار، غریب پرور، ہمیشہ راضی بقضاء رہنے والے، خلافت سے دلی محبت رکھنے والے، صابر وشاکر بزرگ انسان تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقی تصویر تھے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار کو محترم امیر صاحب کے بہت قریب رہنے کا موقع ملا۔ ان کی شفقت اور محبت ایک باپ سے بڑھ کر تھی۔ (اور یہ رویہ ہے جو ہر جگہ ہر امیر اور ہر صدر کا خدام الاحمدیہ کے نظام کے ساتھ اور باقی نظاموں کے ساتھ بھی ہونا چاہئے اور ہر قائد کا نوجوانوں کے ساتھ بھی، قائدین اور صدران کو یہی رویہ رکھنا چاہئے)۔ یہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کو بھی جس حد تک ہو سکا ایک بیٹے کی طرح اُن کے زیرسایہ جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی اور یہ سب جو ان کی خوبیاں بیان ہو رہی ہیں، ان میں مَیں نے دیکھا ہے کہیں بھی کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ شاید کوئی کمی رہ گئی ہو۔ قائد صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب کو قیادت اور امارت کی قائدانہ صلاحیتوں سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ کو ہر عہدیدار اور کارکن سے اُس کی اہلیت اور قابلیت اور طاقت کے مطابق کام لینے کا سلیقہ اور ڈھنگ آتا ہے اور ہر عہدے دار بلکہ جماعت کا ہر فرد آپ کے ہر حکم اور ارشاد کی تعمیل بجالا کر خوشی محسوس کرتا اور اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا تھا۔ خدام الاحمدیہ سے ان کی شفقت بھی ایک باپ سے بڑھ کر تھی۔ خاکسار کو یہ کہنے میں کوئی وہم نہیں کہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے جو پچھلے دس سالوں میں غیر معمولی ترقی اور مضبوطی حاصل کی ہے اس میں محترم امیر صاحب کا سب سے بڑا حصہ ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ احباب جماعت سے محبت اور ان کی تکلیف کا بہت زیادہ خیال فرماتے تھے۔ 28 رمئی کے بعد امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے ذمہ کافی کام لگائے جن میں کنسٹرکشن اور سکیورٹی کے کام بھی شامل تھے۔ ان امور میں بہت زیادہ اخراجات بھی ہوئے لیکن کبھی امیر صاحب نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔ ایک موقع پر راولپنڈی کے ایک احمدی عہدیدار نے ان خدشات کا اظہار کیا کہ امیر صاحب روپیہ بہت خرچ ہو رہا ہے جس پر امیر صاحب نے کہا کہ ایک احمدی کی جان کے مقابل پر لاکھوں روپیہ بھی کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اگر کسی احمدی کی جان چلی جائے تو ہم خلیفۂ وقت کو کیا جواب دیں گے کہ چند لاکھ روپے کی خاطر ہم نے یہ انتظام نہیں کیا تھا۔ راولپنڈی شہر کے حالات کی خرابی کے بعد جب حلقہ جات میں نماز جمعہ کی ادائیگی شروع ہوگئی (وہاں (بیت) میں جمعہ کی ادائیگی کی اجازت نہیں ہے تو مختلف حلقوں میں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ پنڈی شہر میں بھی کافی ٹینشن ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ اُن کے لئے بھی دعا کریں کہ وہاں بھی حالات ٹھیک ہوں۔) پھر کہتے ہیں اس بات کا ان کو بہت شدت کے ساتھ احساس تھا کہ جماعت کے ساتھ رابطہ نہیں ہو رہا۔ جماعت ایک جگہ جمع ہو جاتی ہے تو امیر جماعت کو بہرحال ہدایات دینے اور اُن کی رہنمائی کرنے، اور اُن کی باتیں سننے سمجھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ لیکن وہاں تو دفتر تک میں بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی، ہر چیز سیل (Seal) کر دی گئی تھی۔ کہتے ہیں خاکسار کو ہدایت تھی کہ کسی نہ کسی حلقے میں بندوبست کروائیں اور اُنہیں جمعہ کے لئے لے کر جائیں۔ امیر صاحب نے قائد صاحب کو کہا ہوا تھا کہ کیونکہ اب ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، اس لئے فضل الرحمٰن صاحب بطور امیر مختلف جگہوں پر جایا کریں گے تا کہ لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم رہے۔ کہتے ہیں لیکن مَیں کوشش کرتا تھا کہ ایسی جگہ نہ لے کر جاؤں جہاں سیڑھیاں چڑھنی پڑیں کیونکہ اُن کو گھٹنوں کی تکلیف تھی۔ ایک بار انہوں نے خود ہی کہا کہ بیت الحمد مری روڈ کا پروگرام بنائیں۔ اس پر قائد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ امیر صاحب وہاں تو بہت سیڑھیاں ہیں اور آپ کو بہت تکلیف ہوگی۔ لیکن امیر صاحب نے کہا کہ نہیں، کچھ نہیں ہوتا، دوستوں سے ملے بہت وقت ہو گیا ہے۔ پھر مرکزی عہدیداروں کا بھی بڑا احترام تھا۔ یہ بھی امراء کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مرکزی عہدیداروں کو عزت واحترام دیں۔ گو اُن کا مطالبہ کوئی نہیں اور نہ کسی مرکزی عہدیدار کے دل میں خیال آنا چاہئے کہ مجھے عزت واحترام ملے۔ لیکن جماعتوں کا، افراد کا، جماعتی عہدیداروں کا، امراء وغیرہ کا کام ہے کہ اس بات کا خیال رکھا کریں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ پنڈی آئے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ملاقات کرنی ہے۔ صدر صاحب نے کہا کہ مَیں آ جاؤں گا مجھے وقت بتا دیں۔ تو انہوں نے کہا نہیں، آپ نہیں آئیں گے۔ آپ وہیں رہیں جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، مَیں آپ کو ملنے کے لئے خود آؤں گا۔

پھر جب یہاں آئے ہیں تو پنڈی جماعت کی بڑی فکر تھی۔ مستقل رابطہ قائد صاحب سے رکھا ہوا تھا اور اُن کی رہنمائی کرتے رہتے تھے۔ تحریک جدید کے بارے میں کہتے ہیں کہ مجھ سے پوچھا۔ سال ختم ہو رہا ہے کیسی پوزیشن ہے؟ اُن کی تو وفات ہوگئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تحریک جدید کی پوزیشن اچھی ہے۔ اُس کا اعلان تو مَیں انشاء اللہ اگلے جمعہ کروں گا۔ پنڈی جماعت نے اس میں کافی ترقی کی ہے۔ ماشاءاللہ۔

دوسری وفات کی جو اطلاع دینی ہے وہ مکرم محسن محمود صاحب کی ہے۔ افریقن امریکن احمدی ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں 19 راکتوبر کو ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے 1958ء میں بیعت کرکے ...... احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑے تحمّل سے اور استقامت سے ان کو برداشت کیا۔ آپ سیکرٹری (دعوت الی اللہ) بھی تھے۔ بعدازاں پندرہ سال سے زائد عرصہ صدر جماعت نیویارک کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ (دعوت الی اللہ) کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ جب کبھی (دینی) سٹال لگایا جاتا یا لٹریچر کی تقسیم کا پروگرام ہوتا تو اس میں بڑے شوق سے شامل ہوتے بلکہ سارا دن ساتھ رہتے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، انتہائی عاجز، منکسر المزاج، بہت محبت کرنے والے، شفیق، خاموش طبع، ہنس مکھ، نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک، بردبار، غریب پرور، نیک، متقی اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے فدائی اور خلیفۂ وقت کے ہر اشارہ پر فوراً عمل پیرا ہونے والے، نظام جماعت کے اطاعت گزار تھے۔ (مربیان) سلسلہ سے بہت عزت اور محبت سے پیش آتے۔ ہر جماعتی میٹنگ میں حاضر ہوتے اور ساری کارروائی خاموشی سے سنتے۔ جب مشورہ مانگا جاتا تو ہمیشہ مفید اور صائب مشورہ دیتے۔ بیت الظفر نیویارک میں ہر سال پھول پودے لگاتے اور پھر سارا سال اُن کی دیکھ بھال کرتے۔ (بیت) کی صفائی اور آرائش وغیرہ کے کاموں کو سعادت سمجھ کر سرانجام دیتے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مالی قربانی کیا کرتے تھے۔ 2005ء میں جب میں نے وصیت کی تحریک کی ہے تو انہیں بھی جب جماعت کی طرف سے وہاں مقامی طور پر شمولیت کے لئے کہا گیا تو پوچھنے لگے کہ کیا آبلیگیشن (Obligation) ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ قربانی کی شرح دس فیصد ہے، تو کہنے لگے کہ مَیں تو پہلے ہی اپنی آمد کا بیس پچیس فیصد چندہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن بہرحال اس کو انہوں نے کافی نہیں سمجھا کیونکہ خلیفۂ وقت کی تحریک پر لبیک کہنی تھی تو فوراً وصیت کے نظام میں بھی شامل ہو گئے۔ اور کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ریٹائرڈ تھے اور پنشن پر گزارہ تھا۔ مگر ان کا چندہ اپنی جماعت میں سب سے زیادہ ہوا کرتا تھا۔ بعض کمانے والوں سے بھی زیادہ ہوا کرتا تھا کیونکہ صحیح شرح پر چندہ دینے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ بلند مقامات عطا فرمائے۔ یہ جو افریقن امریکن احمدی محمود صاحب ہیں ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ چار لے پالک بیٹے ہیں ان کی اپنی اولاد کوئی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جماعت سے تعلق میں مضبوط کرے اور ہمیشہ ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے جن پر یہ کاربند رہے۔ اسی طرح فضل الرحمٰن صاحب کی اولاد کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی توفیق دے کہ اُن کی نیکیاں یہ لوگ ہمیشہ جاری رکھنے والے ہوں اور صحیح اخلاص و وفا کا تعلق ان کا ہمیشہ خلافت اور جماعت سے رہے۔

ان دونوں کی نماز جنازہ ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ فضل الرحمٰن صاحب کا تو حاضر ہے، اُس کے لئے مَیں باہر جاؤں گا۔ باہر جا کے نماز پڑھاؤں گا۔ احباب یہیں (بیت) میں تشریف رکھیں اور یہیں نماز جنازہ ادا کریں۔

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم جاوید اقبال صاحب بھٹی معلم وقف جدید 192 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔ مجلس 192 مراد ضلع بہاولپور میں مورخہ 17 دسمبر 2012ء کو دو بچیوں ورده ریاض اور افزاء کنول کی تقریب آمین ہوئی۔ محترم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچیوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچیوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور احکامات قرآن پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم عامر اعجاز کھوکھر صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ عائشہ ناز صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب مرحوم باب الابواب غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم محمود طاہر صاحب ولد مکرم محمد یعقوب صاحب کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر باب الابواب ربوہ میں کیا۔ دلہن مکرم چراغ الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عامر اعجاز کھوکھر صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ مبارکہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب مرحوم باب الابواب غربی تین سال سے فالج کے حملہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ فالج کی وجہ سے سارا جسم حرکت نہیں کرسکتا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چھٹی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5 جنوری 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:25 am	دورہ حضور انور سکنڈے نیویا
7:15 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00pm	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:00pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سوال جواب
2:40 pm	انڈونیشن سروس
3:40 pm	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30pm	الترتیل
11:00pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30pm	الحوار المباشر Live

6 جنوری 2013ء

1:40 am	راہ ہدیٰ
3:15 am	سٹوری ٹائم
3:40 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
7:40 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
8:55 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:50 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	سوال وجواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	پریس پوائنٹ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

7 جنوری 2013ء

1:35 am	الاسکا۔ڈسکوری پروگرام
2:05 am	پریس پوائنٹ
3:10 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:05 am	گلشن وقف نو کلاس جرمنی
7:10 am	الاسکا۔ڈسکوری پروگرام
7:40 am	خطبہ جمعہ 4 جنوری 2013ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبیؐ
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	دورہ حضور انور
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشن سروس
4:10 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2006ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس سیرت النبی ﷺ
5:40 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ 16 مارچ 2007ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240،120،60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زوداثر دوا ہے۔
دوماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ **"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"**

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:17

اکسیر موٹاپا — موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک قابل اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

جینٹس، شلوار قمیص، جینٹس ویسکوٹ
اعلیٰ کوالٹی بے شمار
رینبو فیشن — ریلوے روڈ ربوہ
0476214377

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد، الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

GERMAN
20% Discount
جرمن لینگوئج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر — 4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات: 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

احمد ٹریولز انٹرنیشنل — گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیر — اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ — چیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے چند ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
یکم جنوری سے نئی کلاس شروع ہوگی
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
0334-6361138 مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
چاکلیٹ کیک — فریش کریم کیک — پیسٹری
کریم رول — کوکونٹ بسکٹ — سپیشل کیک رس
کھتائی — فروٹ کیک — شیرمال — رس
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
Excellent environment for female students.
Education Concern, 67-C, Faisal Town, Lahore (Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس — گولبازار ربوہ
047-6214458